احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | منگل ۔ ۶ ۔ صفر ۱۴۱۴ھ، ۲۷ ۔ وفا ۱۳۷۲ ہش، ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۷

نیکی کو سنوار کر ادا کرو

نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے۔ جس قدر اس سے اعراض کروگے، اسی قدر اس سے عزت بچا لوگے۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کروگے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لوگے۔ نفسِ مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے کلّی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے، لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔ جہاں وہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۴)

گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً اچھا بنانا ہوگا

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ایک اندرونی حالت ہے جو گھر میں ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کا اپنے بچوں سے سلوک ہے۔ آپ کا اپنی بیوی سے سلوک ہے۔ آپ کا اپنی والدہ سے، اپنی بہنوں سے سلوک ہے۔ اپنی بیوی کی والدہ، اس کی بہنوں سے اس کے باپ اس کے رشتہ داروں سے سلوک ہے۔ ایک اور دنیا آپ کے گھر سے نکل آتی ہے جو گھر کی دنیا ہے۔ لیکن بہت اہمیت رکھتی ہے اور اس کا تعلق نہ صرف آپ کی موجودہ زندگی سے ہے بلکہ آپ کی اولاد کی قیامت تک کی آئندہ زندگی سے ہے آپ باہر بدنام ہوں گے تو غیر آپ کی بات کو توجہ سے نہیں سنے گا یا وزن نہیں دے گا لیکن گھر میں اگر آپ بگڑ گئے تو آپ کی نسلیں بگڑ جائیں گی۔ بجائے اس کے کہ آپ دعوت الی اللہ کے ذریعہ دوسروں کو باہر سے (دین حق) کے اندر داخل کرنے والے بنیں یا خدا کی راہ میں ان کے قدم کھینچیں۔ ان کو دھکا دے کر پیچھے ہٹانے والے بن جائیں گے ان کو ہی نہیں اپنی اولاد کو بھی۔ وہ تو آپ کے نہیں بن سکے لیکن آپ کی اولاد جو آپ کی کہلاتی تھی وہ بھی آپ کی نہیں رہے گی۔ بعض اوقات بد اخلاق خاوندوں کی بیویاں ایمان کھو بیٹھتی ہیں اور ان کی اولاد ان کو اس طرح دیکھتی ہے کہ ذلیل لوگ ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نیکیاں باہر کی دنیا کے لئے ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نیکیاں باہر کی دنیا کے لئے ہیں۔ دعووں کے طور پر ہیں۔ حقیقت میں اس شخص کے اندر کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ میں نے ایسی اولادوں کو بارہا برباد ہوتے دیکھا ہے کہ دل اس بدی کے بد نتائج پر تنظر ڈال کر لرزتا ہے۔ گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً اچھا بنانا ہوگا ورنہ دعوت الی اللہ کے مثبت نتیجہ کی بجائے منفی نتائج نکل رہے ہوں گے اور جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ بھی کھو رہے ہوں گے۔ لیکن اس طرف جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ اور وہ سمجھتے ہی نہیں کہ اس کی اہمیت کیا ہے۔ ساری جماعت مراد نہیں بلکہ جماعت میں ایک طبقہ ہے جو اللہ کے فضل سے زرخیز زمین کی طرح ہے۔ ان پر جب نصیحت کا بیج گرتا ہے تو پھر وہ اس کو مٹا نہیں دیتے بلکہ اس کے خواص کو ابھارتے ہیں اور اپنے سینے میں اس کو جگہ دیتے ہیں۔ وہ نشوونما پاتا ہے اور اس سے آگے پھر نیکیاں بڑھتی ہیں۔ نیکیوں کے نئے نئے پھل لگتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۱ فروری ۹۲ء)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب)

○ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر ۸۳۴۹/۳۸-۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ ۱۰۰۰/- روپے جمع ہیں۔ یہ رقم دارالضیافت کو ادا کر دی جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ — بیوہ
۲۔ 〃 جمیلہ بی بی صاحبہ — دختر
۳۔ 〃 غفوراں بی بی صاحبہ — 〃
۴۔ 〃 زاہدہ بی بی صاحبہ — 〃
۵۔ مکرم جمیل احمد صاحب — پسر
۶۔ 〃 بشیر احمد صاحب — 〃

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نمایاں کامیابی

مکرم مرزا عبدالحی چغتائی صاحب ابن مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی (مربی سلسلہ) نے امسال پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے پوسٹ گریجوئیٹ ڈپلومہ ان لیبر لاز اینڈ انڈسٹریل ریلیشنز (ڈی ایل ایل) POST GRADUATE DIPLOMA IN LABOUR LAWS AND INDUSTRIAL RELATIONS (DLL) میں امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر وزارتِ محنت حکومت پنجاب کی جانب سے انہیں گولڈ میڈل سے نوازا گیا ہے۔ حال ہی میں لاہور میں منعقدہ ایک پروقار تقریب

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ۲۷۔ جولائی ۱۹۹۳ء

دُوسری دُنیا

ویسے تو اس خیال کے لوگ بھی موجود ہیں کہ اسی دنیا میں زندگی گذارنا ہے ۔ اور اس کے بعد کچھ نہیں ۔ لیکن اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا پر بھی اعتقاد رکھتے ہیں ۔ اور وہ دوسری دنیا کو اسی دنیا کا ایک نئے رنگ میں تسلسل سمجھتے ہیں ۔ اس بات میں تو اختلاف ہو سکتا ہے ۔ کہ اگلی دنیا ہے کیسی ۔ وہاں کیا ہو گا ۔ اور وہ سب کچھ کس طرح ہو گا ۔ لیکن مانتے ضرور ہیں کہ وہ دنیا بھی ہے اور اس ورلی زندگی کے بعد اس دوسری دنیا میں ہمیشہ کی زندگی گذارنا ہے ۔

اِس دنیا میں ہم طرح طرح کی کوشش کر کے اپنی زندگی کو بہتر بناتے ہیں ۔ شائد ہی کوئی ایسا شخص ہو جسے اس بات کی فکر نہ ہو کہ وہ جو کچھ بھی ہے ۔ اس سے بہتر ہونا چاہیئے ۔ اور ایسا کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں نہ مارتا ہو ۔ بعض لوگ تو دن رات اپنی زندگی کو بہتر بنانے ہی کے لئے جتن کرتے رہتے ہیں ۔ یہ بات تو درست ہے کہ ایک پل کی خبر نہیں ۔ نہیں معلوم اگلے لمحہ کیا ہو گا ۔ لیکن دنیا بہ امید قائم است ۔ اگر ہر وقت انسان یہی سوچتا رہے کہ اگلے لمحہ خدا جانے کیا ہو تو کوئی پروگرام نہ بنا سکے ۔ کوئی کام نہ کر سکے ۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نظام اس قسم کا بنا دیا ہے ۔ کہ اگرچہ پل کی خبر نہیں ۔ لیکن سامان سَو برس کا کیا جاتا ہے ۔ سامان یوں کیا جاتا ہے کہ گویا رہنا ہی یہیں ہے ۔ اور دنیا کے نظام کو چلانے اور اسے آگے بڑھانے کے لئے یہ ہے بھی ضروری ۔

اگر ہم اس دنیا کے لئے اتنا کچھ کرتے ہیں ۔ اگرچہ ہم نے یہاں رہنا تھوڑا ہی عرصہ ہے ۔ تو جہاں ہمیشگی کی زندگی ہے اس کے لئے کیوں نہ کچھ کیا جائے ۔ اسے بہترین بنانے کے لئے کیوں نہ ہاتھ پاؤں مارے جائیں ۔ تگ و دَو کی جائے ، اور یہ تگ و دَو خدائی احکام کے مطابق کی جانی چاہیئے ۔ کیونکہ وہی جانتا ہے کہ وہ دنیا کیسی ہے ۔ اور وہاں کی بہتری کے لوازمات کیا ہیں ۔ ہاں خدا کے احکام کے مطابق ۔

بحران کے حل کا یہ تقاضا ہے مرے دوست
سب لوگ شب و روز دعاؤں میں گذاریں
آئے نہ کبھی وقتِ خزاں اپنے چمن پر
تقدیر میں ہوں اپنی بہاریں ہی بہاریں

ابوالاقبال

○

پھر کوئی طرفہ تماشا کر دے
مَیں بُرا ہوں مجھے اچّھا کر دے

بخش دے میری علامت مجھ کو
میرے اُوپر میرا سایا کر دے

مَیں ہوں آلودۂ خوابِ غفلت
مجھ کو کھنگال کے اُجلا کر دے

لفظ مَر جائے اگر بچپن میں
اس کا وارث کوئی پیدا کر دے

مَیں بکھر جاؤں تو مجھ کو چُن کر
اپنے آنگن میں اکٹھا کر دے

کہیں ایسا نہ ہو کوئی لمحہ
تجھ کو چھُو کر تجھے تنہا کر دے

رنگ و بُو بانٹ دے اس سے لے کر
پھُول کے بوجھ کو ہلکا کر دے

مجھ کو ڈر ہے کہ مری خاموشی
کوئی تجھ سے نہ تقاضا کر دے

آج کی صبح ہے صبحِ صادق
آج ہر خواب کو سچّا کر دے

مَیں بھی پہچان لوں خود کو شاید
میری جانب میرا چہرہ کر دے

چھین کر اشک سے اس کی آواز
اور بھی اس کو نہتّا کر دے

مجھ کو ڈر ہے کہ سرِ "بزمِ ادب"
تُو کہیں ذکر نہ میرا کر دے

آئینے ٹوٹ نہ جائیں مضطرؔ
دل کی دیوار کو سیدھا کر دے

چودھری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقینِ عمل

ایثار بہت بڑی چیز ہے اور اس کے بغیر قومیں نہیں بنتیں جن لوگوں میں ایثار نہیں پایا جاتا اور وہ ہمیشہ یہ کہتے رہتے ہیں کہ یہ میرا حق تھا۔ یہ میرا حق تھا وہ اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ قوم نہیں بناتے۔ قوم وہ لوگ بناتے ہیں۔ جنہیں یقین ہوجاتا ہے کہ یہ ہمارا حق ہے لیکن پھر بھی اپنا حق دوسرے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں مگر یاد رکھو عزت نفس بھی ضروری چیز ہے۔ دوسرے کے سامنے لجاجت کرنا اور اس کی منت خوشامد کرنا نیکی پیدا نہیں کرتا۔ نیکی اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب دشمن دیکھتا ہے کہ ہم میں غیرت موجود ہے اور غیرت کی وجہ سے ہم اس کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ہم پھر بھی اپنا حق چھوڑ دیتے ہیں۔ اس سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا لیکن اگر تم اصرار کرتے ہو تو وہ سمجھے گا یہ ایثار نہیں بلکہ اس میں اس کا کوئی فائدہ مخفی ہے۔

چوتھی چیز اخلاق میں مطمح نظر کا اونچا کرنا اور اسے اونچا کرتے چلے جانا ہے جب کبھی انسان کسی کام کے لئے اٹھتا ہے تو اس کی دو حالتیں ہوتی ہیں یا تو وہ کامیاب ہوتا ہے یا ناکام ہوتا ہے جب وہ ناکام ہوتا ہے تو اس کا کام باقی ہوتا ہے اور وہ اس کو پورا کرنے کے لئے دوبارہ کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ پھر ناکام ہوتا ہے تو وہ سہ بارہ کوشش کرتا ہے لیکن اگر وہ کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ساکن ہوجاتا ہے اور جب وہ ساکن ہوجاتا ہے تو تنزل کی طرف چلا جاتا ہے۔ گویا جو فیل ہوجاتا ہے وہ تو کوشش کرتا ہے تا دوبارہ کامیاب ہوجائے لیکن جو کامیاب ہوجاتا ہے وہ ساکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے سامنے تگ و دو کا میدان نہیں رہتا۔ (دین حق) اسے جائز قرار نہیں دیتا۔ (دین حق) یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے غیر متناہی ترقیات کا سلسلہ کھلا رکھا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے غیر متناہی ترقیات کا سلسلہ کھلا رکھا ہے تو کوئی ترقی ایسی نہیں ہوسکتی جس کے آگے ترقی کرنے کا مقام نہ ہو انسان کو ہمیشہ اپنا پروگرام بدلتے رہنا چاہیئے۔ جو ہڑ کے پانی کی طرح ساکن ہو جاتا قوم کے لئے مفید نہیں ہوتا کھڑا پانی سڑ جاتا ہے اور اس میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے اسی طرح اگر کسی قوم کے افراد ایک جگہ پر پہنچ کر ساکن ہوجائیں تو وہ قوم ترقی نہیں کرسکتی۔

پس مطمح نظر کا اونچا کرتے چلے جانا قومی ترقی کے لئے نہایت اہم ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ صاحبِ ایمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے لیکن اپنے اندر ایک بہت بڑا مدعا لئے ہوئے ہے (صاحب ایمان) کی نیت ہمیشہ اس کے عمل سے بہتر ہوگی۔ اس کے دو معنے ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کی نیت بھی اچھی ہو اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوں لیکن اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ پہلے سے بڑھ کر نیک اعمال کرے گا۔ دوسرے یہ کہ اس کی نیت اچھی ہو لیکن اعمال برے ہوں اور ارادہ یہ ہو کہ وہ اپنی اصلاح کرے گا۔ اور پھر جوں جوں وہ کام کرتا جائے اپنی نیت کو بھی بلند کرتا جائے جب وہ ایک روزہ رکھتا ہے تو اس کے بعد دوسرا روزہ رکھتا ہے۔ پھر تیسرا روزہ رکھتا ہے۔ جب وہ ایک دن روزہ رکھتا ہے اور اس کی شام قریب آتی ہے تو وہ دوسرے روزے کی نیت کرتا ہے اور جب دوسرے روزے کی شام قریب آتی ہے تو وہ تیسرے روزے کی نیت کرتا ہے اور جب تیسرے روزے کی شام قریب آتی ہے تو وہ چوتھا روزہ رکھتا ہے یا وہ ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی دوسری نیکی کرے۔ مثلاً صدقہ دوں اور جب وہ صدقہ کرتا ہے تو کسی اور نیکی کی نیت کرلیتا ہے اس طرح اس کی نیت عمل پر سبقت لے جاتی ہے غرض انسان کا ارتقائی پروگرام ہونا چاہیئے جو اونچے سے اونچا ہوتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ پہلے ایک چھوٹا پہاڑ ہوتا ہے پھر اس سے بڑا پہاڑ ہوتا ہے۔ پھر اس سے بڑا پہاڑ ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ انسان اس کی چوٹی پر چلا جاتا ہے۔ تم کبھی یہ نہیں دیکھوگے کہ انسان ایک ہی دفعہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائے۔ یہی وہ انسان سے امید رکھتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کرے تو پھر اس سے بڑی نیکی کرے۔ پھر اس سے بڑی نیکی کرے اور کامیاب وہی انسان ہوتا ہے جو ایک جگہ پر ساکن نہ ہوجائے۔ بلکہ جب وہ ایک مقصد کو حاصل کرلے تو اس سے بڑے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے لگ جائے۔ وہ ایک چھوٹی نیکی کرکے ٹھہر نہیں جاتا بلکہ وہ ہر روز ایک نیا پروگرام تیار کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ پہلے سے آگے نکل جاؤں اور جب کوئی انسان اس قسم کا پروگرام تیار کرتا ہے تو یقیناً اس کا فکر ترقی کرتا ہے۔ اس کا عمل وسیع ہوتا ہے اور ہر کامیابی پر اس کا حوصلہ بھی وسیع ہوتا ہے

حضور نے مزید فرمایا۔

اس وقت میں ان چار نصائح پر تقریر ختم کرتا ہوں۔ نصائح تو اور بھی ہیں لیکن بہرحال میں نے اپنی تقریر ختم کرنی ہے چاہیئے کہ تم یہ چاروں باتیں ہمیشہ اپنے مدنظر رکھو۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ تم سچ بولو۔ میں نے کہا ہے کہ تم ایسے دوست بناؤ جو ہمیشہ سچ بولیں۔ میں نے کہا ہے کہ تم محنت کی عادت ڈالو۔ اپنے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرو۔ اپنے مطمح نظر کو اونچا رکھو یہاں تک کہ مطمح نظر ہمیشہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے

(یہ ارشادات حضور نے ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء کو فرمائے)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل ۱۹۹۳ء

انصار اللہ کے علم و فضل میں ترقی کے حامل مرکزی امتحان سہ ماہی اوّل ۹۳ء میں کل ۲۲۹ مجالس کے ۲۲۷۹ انصار نے شرکت کی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

۱۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ — اوّل
۲۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی — دوم
۳۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب منظفر گڑھ — سوم

علاوہ ازیں جن انصار بھائیوں نے اس امتحان میں قابلِ تقلید ذوق شوق اور محنت سے پرچے حل کرکے بروقت مرکز کو ارسال کئے اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج کئے جاتے ہیں۔

مکرم قریشی محمد اشرف شاکر صاحب (اوچ شریف)
مکرم میاں محمد احمد خان صاحب (چک ۱۶۶ مراد)
مکرم محمد شفیع سلیم صاحب (کھاریاں)
مکرم بشیر احمد فاروقی صاحب (سعد اللہ پور)
مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب (نصیرہ)
مکرم محمد شفیع صاحب ہنجرا (گجرات)
مکرم میاں عبد الحئی صاحب (سیالکوٹ)
مکرم شریف احمد صاحب (سیالکوٹ)
مکرم طفیل احمد صاحب (سیالکوٹ)
مکرم رفیق احمد خان صاحب (الحمد غربی راولپنڈی)
مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب (راولپنڈی)
مکرم غلام رسول صاحب اعوان (ڈیرہ غازیخان)
مکرم نذیر احمد سعید صاحب (ڈیرہ غازیخان)
مکرم جلیل احمد شاہد صاحب (اسلام آباد شرقی)
مکرم عبد المنان فیاض صاحب (اسلام آباد شرقی)
مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد (خانیوال)
مکرم عبد الرحیم صاحب بھٹہ (بورے والا)
مکرم صاحبزادہ عبد السلام صاحب (ایبٹ آباد)
مکرم شمس الدین صاحب اسلم (حیات آباد پشاور)
مکرم ناصر احمد صاحب کچھی (اٹک)
مکرم محمد بشیر صاحب کھٹانہ (محمد آباد سٹیٹ)
مکرم مرزا بشیر احمد صاحب (جیکب آباد)
مکرم سید میاں محمد سلیم صاحب شاہجہانپوری (دستگیر۔ کراچی)
مکرم رشید احمد صاحب (عزیز پور ڈوگری)
مکرم محمد اسمعیل صاحب منیر (دارالصدر جنوبی)
مکرم چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب (القمر۔ ربوہ)
مکرم محمد احمد صاحب فاضل (دارالصدر غربی)
مکرم صلاح الدین صاحب (گول بازار ربوہ)
مکرم شیخ عبد الماجد صاحب (دارالرحمت وسطی)
مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب (حلقہ تنلو دارالعلوم)
مکرم چوہدری غلام علی صاحب (دارالعلوم غربی)
مکرم ایم غلام نبی صاحب (نوطہ فتح گڑھ)
مکرم بشیر الدین احمد صاحب (جھنگ صدر)
مکرم محمد ابراہیم بھٹی صاحب (بشیر آباد سندھ)
مکرم عبد اللطیف صاحب شرما (حیدر آباد)
مکرم عبد الرحمن سیفی صاحب (دارالحمد فیصل آباد)
مکرم محمد یوسف بٹ صاحب (رچنا ٹاؤن لاہور)
مکرم خلیل احمد صاحب (چک ۳۲۷ مرڈ)
مکرم مبارک احمد چغتائی صاحب (سیالکوٹ شہر)
مکرم محمد عبد اللہ صاحب (سنج چانگ)
مکرم محمد رمضان صاحب (مصری شاہ لاہور)
مکرم محمد عیسیٰ خان صاحب (ناظم آباد۔ کراچی)
مکرم حکیم مرزا محمد حبیب صاحب (ناظم آباد۔ کراچی)
مکرم ارشاد احمد صاحب (پشاور)
مکرم محمد دین صاحب انور (سرگودھا)
مکرم شیخ عابد علی صاحب (گلشن جدید کراچی)
مکرم مسعود احمد صاحب ظفر (عزیز آباد کراچی)
مکرم خلیل محمود بھٹی صاحب بی اے ایل ایل بی (ٹاؤن شپ لاہور)
مکرم شاہ ولی صاحب (پنجند)
مکرم محمد سرور ابڑو (انور آباد۔ ضلع لاڑکانہ)
مکرم قریشی محمد عبد اللہ ہاشمی صاحب (دارالرحمت وسطی)
مکرم عبد السمیع صاحب حبشی (دارالرحمت وسطی)
مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب (دارالبرکات)
مکرم اعجاز احمد صاحب چوہدری (فیصل آباد)
مکرم محمد سلیم صدیقی صاحب (بیت التوحید لاہور)
مکرم حمید اسلم صاحب قریشی (اسلامیہ پارک لاہور)

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۷- جون ۱۹۹۳ء

ڈاکٹر مروین حسین ڈان کے ۲۷ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد جس نے ظاہرہ باہر طریق پر جمہوریت کو بحال کیا۔ بہت سے اخباری مضامین اور گفتگوئیں سامنے آئی ہیں۔ اس فیصلہ کو بہت سراہا بھی گیا ہے۔ اور کسی حد تک اس کا مذاق بھی اڑایا گیا ہے۔ ان تمام باتوں میں دو باتیں مشترک ہیں سب کے سب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ قانون کے نفاذ میں شفاف ہونے کی ضرورت ہے سب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے نظام عدلیہ میں بہت زیادہ اصلاحات کی ضرورت ہے اس موضوع کے سلسلے میں ہمارے وہ جج جو خاصے بولنے والے ہیں یعنی اردشیر کاؤس جی (ڈان ۴ جون اور ۱۱ جون) نے بعض نہایت اہم نکات اٹھائے ہیں۔ جن کے جوابات دینے کی ضرورت ہے۔

قانون گدھا ہو یا نہ ہو عدلیہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے کہ یک طرفہ بھی ہو جو کہ ایک اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جس کا اثر ان لوگوں پر پڑتا ہے جنہیں مجبوراً انہیں سننا ہی پڑتا ہے۔ البتہ بعض حالات میں قانون کی تشریح بذاتِ خود عدلیہ کے ماحول میں مزاح کی بنیاد مہیا کرتی ہے اور اس کی مثال مسٹر فخرالدین ابراہیم اور عبدالحفیظ پیرزادہ کے مختلف اوقات میں غصہ میں بھرے ہوئے جذباتی خطابات ہیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قانون یا قانون کی تشریح شدید تنقید کا موجب بن جاتی ہے۔ آخر کار ایک پارٹی کو ہار جانا پڑتا ہے۔ اور اگر ہم ہارنے والی پارٹی کے نکتہ نظر سے دیکھیں تو جہاں تک قانون کا تعلق ہے یہ انتہائی طور پر غیر مناسب اور متعصب ہے۔ جب دوسری طرف سے دیکھا جائے تو قانون عدالت کے ساتھ باتیں کرنے کے لئے ہے۔ اور جتنی بھی اچھی باتیں اس سلسلے میں کہی جاسکتی ہیں، کہی جاتی ہیں۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے اس سے اعلیٰ عدالت کو اپیل کرنے کی اجازت دی جانے کا طریق مروج ہوا۔ یہاں تک کہ انسان سپریم کورٹ میں پہنچ جاتا ہے۔ اس بات کی اُمید کی جاتی ہے کہ وہاں پر عقل و خرد، علم اور ہمت اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ انصاف نہ صرف کیا جاتا ہے بلکہ شفاف طریق پر نظر آتا ہے۔

پاکستان جو کچھ بھی ہے ہمارا نظام اور ہمارا طریقِ کار ہر شخص کو شبہ کی نظر سے دیکھنے کا موقعہ دیتا ہے۔ عدلیہ بھی کوئی استثناء نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ بہت زیادہ اصلاحات کی جائیں یعنی ہمارے معاشرے میں بنیادی طور پر بہت زیادہ اصلاحات کی جائیں یہ غیر حقیقت پسندانہ ہے کہ قانونی فیصلوں کی درست طور پر توقع رکھی جائے۔ اور انہیں مان لیا جائے۔ پھر ایسی فضا میں یہ سوال ہمیشہ اٹھے گا کہ جو محافظ ہیں۔ ان کی حفاظت کون کرے گا۔

ایشیا کے بہت بڑے علاقوں میں جہاں تک عدلیہ کا تعلق ہے اسے انتظامیہ کے ماتحت کرنے کی زیادہ سوچی جاتی ہے اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات اوپر کی عدالتوں کے فیصلے اور ان کی تشریحات کی اقتدار کی نفی کر دی جاتی ہے۔ بنیادی یا انسانی حقوق یا دستوری تشریحات کے بارے میں عدالتِ عالیہ کا فیصلہ ریاست کی نیتوں کا فیصلہ کر سکتی ہے جبکہ وہ لوگوں کی خواہشات کے ساتھ ٹکرا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ بات جاننی نہایت ضروری ہے کہ قانون کا جواز اور اس کی اقتدار ایسا کرنے سے

Our judicial system

SOME very interesting newspaper articles and discourses have followed the much hailed, somewhat derided, Supreme Court decision that ostensibly restored democracy. All have two things in common: all call for greater transparency in the process of the law and all call for drastic reforms in the judicial system. Apropos the issue of the "much 'talking judge'", (*Dawn* 4/6 and 11/6) Ardeshir Cowasjee has raised some very valid points that do beg for an answer.

The law may or may not be an ass and judicial humour may very well be one sided "emanations from a superior sphere," to be inflicted on "those who are compelled to listen to them." However, on occasion, the interpretation of "legalese" itself provides grounds for humour in judicial environments. The apoplectic outbursts of Messrs. Fakhruddin Ebrahim and Hafeez Pirzada (on separate occasions) are cases in point.

There are times when the law, or the interpretation of the law, can be subject to scathing criticism. After all, one party has to lose and if we look at the law from the viewpoint of the losers, then the law is toally unfair and biased. From the other side, the law upholds justice and all the other salutary adjectives one can pronounce. It is for these very reasons that leave to appeal to the next higher court was invented till, at the level of the Supreme Court, it was hoped that the cumulative and individual integrity, wisdom, knowledge and skill of the gentlemen at that elevation would ensure that justice was not only done, but seen to be transparent.

Pakistan being what it is, our very system and track record makes every man suspect. The judiciary is no exception. Until and unless drastic reforms are brought around in the basic fabric of society it is unrealistic to expect legal decisions to be made, and accepted, in a vacuum of honour. The quesiton will always arise: "*Sed quis custodiet ipsos Custodes?*" (But who will guard the guardians)

In large parts of Asia, more important than overspeaking, the subordination of the judiciary to the executive is a matter that repeatedly dilutes and sometimes negates the value of interpretations and decisions of the higher courts. In matters of fundamental or human rights or constitutional interpretations where decisions of a High Court can put the intentions of the State on a collision course with the aspirations of the people, it is very important that the validity and value of the law is not undermined or made contemptible.

The final, earthly, court of appeal of the people is the Supreme Court. It we cannot have faith in them the law falls flat. While judges are human and, therefore, subject to some of the frailties of humans, there are some reforms that can be made to improve the workings of the judiciary. In an excellent article, Dr Mohammed Waseem (*Dawn* 14.6) suggests some of the ways and means of, "further strengthening the institutional autonomy of the judiciary so as to make it fully independent of the government, rather than demanding to control the judiciary which is a recipe for authoritarianism."

It came as somewhat of a shock to read that the honourable gentlemen of the Bench, both at the Lahore and Peshawar High Courts (reported 13/6 and 14/6) do not re[illegible]or are in the process of giving up reading newspapers because of the highly impressionable material published therein. Like all well trained professionals, judges must be able to accept what is necessary and reject what is not. Conversely, if our Judges do not read, how is it possible for them to be able to recognise, relate to, or assess, the problems of the ordinary citizens whose interests, also, they must ultimately protect?

At the World Conference on Human Rights in Vienna, to which, as signatories, we are represented, one of the major issues proposed is, "for a country to be party to an international machinery so that whether it deals with human rights cases locally or internationally its performance can be judged." In that context, Rosalyn Higgins QC, Professor of International Law and member of the UN Committee laid down certain parameters for fundamental rights of citizens: "existence of genuine guarantees for the protection of rights, genuine, periodic elections that suport free expression of electors' will, a free and vociferous campaigning press, an independent judiciary, the rule of law and adherence to UN and International Human Rights Treaties." If one does not read the papers it would be difficult to be aware of this.

Because of the inherent lacunae in their legal systems the Privy Council in London acts as a final arbitrator for cases relating to human or fundamental rights in the former British colonies of the West Indies. Thus, following judgments by the Chief Courts of the countries, leave to appeal, in such situations, may be granted to the aggrieved party by the Privy Council in Britain. Likewise, the European Court of human rights at Strasbourg comprising judges of the individual EEC countries is the final court of appeal for decisions on matters relating to human rights. On different planes, the International Court of Justice at the Hague and the Court of the European Communities form final and non-partisan forums for review and arbitration of contentious litigation. There is a logical reason for this. All things being equal, independent and remote jurists will tend to be more objective about decisions when they are themselves aloof from any controversy, social, political or executive pressures that may be associated with the case.

Dr Nasim Hasan Shah, our Chief Justice, will soon be taking on the mantle of presidentship of the legal organisation that was created in our region a few years ago. SAARCLAW can, and should, play an active role in the development of a SAARCOURT. With small exceptions the laws, and the social, economic and political fabric of the SAARC countries are quite similar. In addition, and one excellent reason for the creation of this court, there is a common and near total disregard for fundamental human rights in all the countries of the region. At the recent meeting of SAARCLAW there was unanimous praise for our judiciary in having stood up for the principles of "constitution and conscience." It should be possible for our countries to agree on the formation of a permanent, rotating tribunal comprising Supreme Court Judges of the seven countries.

This court should be the final court of appeal in disputes pertaining to fundamental human rights in the region when one or the other aggrieved party seeks further justice. As in the European Human Rights Court, this court can play a valuable role in improving the miserable lives of the common man in the region and, as a watchdog body, in maintaining the integrity and power of the judiciary, and respect for the law, in its member countries. In the final analysis, there will be a court of appeal between the gentlemen sitting on the Supreme Court and Almighty Allah!

DR. MARVYN HOSEIN
Karachi

DAWN SUNDAY, JUNE 27, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزور نہیں پڑتی اور اسے قابلِ نفرت نہیں بنایا جاتا۔

زمین پر آخری عدالتِ اپیل سپریم کورٹ ہوتی ہے اگر ہم اس عدالت پر بھی اعتماد کا اظہار نہ کریں تو قانون چوپٹ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جج صاحبان بھی انسان ہی ہیں اور اس لئے بعض انسانوں کی کمزوریاں ان سے بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ لیکن بعض ایسی اصلاحات کی جا سکتی ہیں جن سے عدلیہ کی کارکردگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ایک بہت اچھے مضمون میں ڈاکٹر محمد وسیم (ڈان ۱۴ر جون ۱۹۹۳ء) یہ تجویز کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ عدلیہ کے ادارے کو مزید اس طرح مضبوط بنایا جائے کہ یہ حکومت سے بالکل آزاد ہو۔ بجائے اس کے کہ عدلیہ کو کنٹرول کیا جائے جو کہ عام طور پر اظہار اقتدار کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ بات ایک شاک کی طرح محسوس ہوتی ہے کہ دونوں لاہور اور پشاور ہائی کورٹس کے معزز جج صاحبان جن کے بارے میں خبریں ۱۳ر جون اور ۱۴ر جون کو شائع ہوئیں۔ اخبارات کا مطالعہ نہیں کرتے۔ کیونکہ اخبارات میں نہایت اثر کرنے والا مواد شائع کیا جاتا ہے۔ تمام تربیت یافتہ پیشہ وروں کی طرح اور جج صاحبان کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اس قابل ہوں کہ جو ضروری ہے اسے تسلیم کریں اور جو ضروری نہیں ہے اسے مسترد کر دیں۔ اس کے خلاف ہمارے جج صاحبان اگر اخبارات کا مطالعہ نہیں کرتے تو ان کے لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ مسائل کو پہچان سکیں۔ ان کی جانچ کر سکیں اور عام آدمی کی مشکلات کا علم حاصل کر سکیں۔ کیونکہ آخر کار انہیں عام آدمی ہی کے مفادات کا بہرحال تحفظ کرنا ہے۔ وہ یہ کام کر سکیں گے؟۔

انسانی حقوق کی پاسداری کی ویانا میں منعقد ہونے والی عالمی کانفرنس جس پر ماہرین نے مختلف مسائل پر غور کیا۔ ہمارے ملک کی بھی نمائندگی تھی۔ کیونکہ ہم نے بھی اس پر دستخط کر رکھے ہیں۔ اس میں جو سب سے اہم مسئلہ زیرِ بحث تھا وہ یہ تھا کہ کسی ملک کے لئے عالمی مشینری کا ایک حصہ بننے کی صورت میں یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ انسانی حقوق کی پاسداری مقامی طور پر اور عالمی طور پر کی جاتی ہے یا نہیں اور اس کی ترجیحات کیا ہیں۔ اور اس سلسلے میں اس کی کارکردگی کیا ہے۔

اس ضمن میں روزالن ہیجنز کیو۔ سی نے جو عالمی قانون کے پروفیسر ہیں اور اقوامِ متحدہ کی کمیٹی کے رکن ہیں انہوں نے تمام دنیا کے شہریوں کے انسانی حقوق کو جانچنے کے لئے بعض اصول وضع کئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس بات کی حقیقی گارنٹی ہونی چاہیئے کہ حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے اور باقاعدگی کے ساتھ وقفے وقفے سے انتخابات کروائے جاتے ہیں اور اظہارِ خیال کی آزادی دی جاتی ہے ان لوگوں کو جو انتخابات میں حصہ لیتے ہیں۔ وہاں پر ایک زبردست مہم چلانے والا پریس موجود ہو آزاد عدلیہ موجود ہو۔ قانون کی حکمرانی ہو اور اقوامِ متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کے معاہدوں کی پاسداری کی جاتی ہو۔

اگر کوئی شخص اخبار نہیں پڑھتا تو اس کے لئے بہت مشکل ہو گا کہ وہ ان سب باتوں سے آگاہ ہو سکے۔

چونکہ ویسٹ انڈیز ممالک کے سابق برطانوی نوآبادیات کے قوانین میں بعض پوشیدہ خرابیاں ہیں اس لئے انسانی حقوق اور بنیادی حقوق اور بنیادی کے معاملات میں پریوی کونسل لندن آخری ثالث (ARBITRATOR) کے طور پر اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ چنانچہ ان ممالک کی چیف کورٹس سے فیصلہ ہونے کے بعد ایسی صورتِ حال میں برطانوی پریوی کونسل متأثرہ ہائی کورٹ کو اپیل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اسی طرح سٹراس برگ میں واقع انسانی حقوق کی یوروپین عدالت جو کہ ای۔ ای۔ سی (یوروپین اقتصادی برادری) کے مختلف ممالک کے ججوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ انسانی حقوق کے معاملات میں آخری عدالت کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ عالمی عدالت انصاف واقع ہیگ ہالینڈ اور کورٹ آف یوروپین کمیونیٹیز مختلف انداز میں آخری اور غیر جانبدار ادارہ کا کام کرتی ہے اور یہاں پر شدید متنازعہ مقدمات کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اس بات کے لئے ایک منطقی دلیل موجود ہے۔ جب تمام باتیں مساوی ہوں تو آزادانہ رائے رکھنے والے اور ڈٹ کر رہنے والے جج صاحبان ایسے معاملات کے فیصلوں میں زیادہ سے زیادہ غیر جانبدار ہونے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ وہ اس تنازعہ میں خود شامل نہ ہوں اور کسی قسم کے سماجی، سیاسی یا ایسے انتظامی دباؤ کا شکار نہ ہوں جو کسی ایسے معاملہ میں ممکن ہو سکتا ہے۔

ہمارے چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ جلد ہی ایک قانونی ادارے کی سربراہی کا عہدہ حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ ادارہ ہمارے علاقے میں چند برس قبل قائم ہوا ہے۔ سارک لاء نامی یہ ادارہ سارک کورٹ کے قیام اور اس کی نشوونما میں سرگرم کردار ادا کرے گا۔ بعض معمولی مستثنیات کے سوا سارک ممالک کا قانونی، سماجی، اقتصادی اور سیاسی ڈھانچہ خاص حد تک ایک ہی جیسا ہے۔ اس کے علاوہ اس عدالت کے قیام کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ تمام ممالک انسانی حقوق کے معاملے میں قریباً قریباً مکمل طور پر بے پرواہ ہیں۔ سارک لاء کے حالیہ اجلاسوں میں ہماری عدلیہ کی یک زبان ہو کر "آئینی اور ضمیر کے معاملات میں" اچھے کردار کی تعریف کی گئی ہے۔ ہمارے ممالک لئے یہ ممکن ہو گا کہ وہ ایک ایسے تبدیل ہوتے رہنے والے ججوں پر مشتمل ایک مستقل ٹربیونل کے قیام پر متفق ہو جائیں جو ساتوں ممالک کی سپریم کورٹوں کے ججوں پر مشتمل ہو۔

اس عدالت کو اس علاقے میں بنیادی انسانی حقوق کے معاملات میں آخری عدالت ہونا چاہیئے۔ اور جب بھی ایک یا دوسری متأثرہ پارٹی چاہے تو وہ حصول انصاف کے لئے اس کی طرف رجوع کر سکے۔ جس طرح یوروپین انسانی حقوق کی عدالتوں میں ہوتا ہے۔ یہ عدالت علاقے میں ایک عام آدمی کی قابلِ رحم حالت میں بہتری کے لئے قابلِ قدر کردار ادا کر سکے گی۔ اور اس علاقے کے رُکن ممالک میں عدلیہ کی دیانتداری اور قانون کے احترام کے ایک محافظ کا کردار بھی ادا کر سکے گی۔

اس تجزیے کا ماحصل یہ ہے کہ ایک ایسی کورٹ آف اپیل ہونی چاہیئے جو سپریم کورٹ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو۔

ڈان
۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء

When BBC misleads

THIS is to protest against a misleading BBC World Service TV programme, called "Network East", which was beamed around the world via satellite on June 26 at 8:25 p.m., and repeated on June 27 at 11:25 a.m (PST).

The programme showed a reign of terror let loose by dacoits in Sindh. This is an old documentary which was shown in the UK last year. It showed kidnappings, murders and a state of anarchy in Sindh, where no one was safe and the Government was helpless.

I question BBC's motive of showing this old film at this time, which will only shock the people overseas, by portraying danger and lawlessness, at a time when the Government is seriously trying to attract foreign investment, which is imperative for the country's progress and prosperity.

Even if the BBC had nothing else to show, it should have at least updated the film, with an acknowledgment that the army action against the dacoits had been successful and life had returned to normal in Sindh.

We cannot allow such slanted, mischievous and damaging reporting to go unchecked, especially one which is telecast worlwide.

Not surprisingly, BBC's recent Somalia coverage also lacked honesty and objectivity, where our brave soldiers are risking their lives as UN peacekeepers in that war-ravaged Muslim country.

The Foreign Office and our High Commissioner in London, should take up this contentious issue with the BBC.

Y. SHAHABUDDIN
Karachi

DAWN MONDAY, JULY 5, 1993

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۵، جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں وائی شہاب الدین (کراچی) خطوط کے کالم میں بی۔ بی۔ سی کے متعلق کہتے ہیں؛ ورلڈ سروس ٹی وی پروگرام جسے وہ نٹ ورک ایسٹ کہتے ہیں کے خلاف احتجاج۔ یہ پروگرام ساری دنیا میں ۲۶، جون کی رات کو ۸ بجکر ۲۵ منٹ پر اور ۲۷، جون کو گیارہ بجکر ۲۵ منٹ قبل از دوپہر دکھایا گیا۔ اس پروگرام میں سندھ میں ڈاکوؤں کی طرف سے تشدد کے واقعات دکھائے گئے تھے۔ یہ ایک پرانی دستاویزی فلم ہے۔ وہ برطانیہ میں گزشتہ سال دکھائی گئی تھی۔ جس میں اغوا، قتل اور افراتفری کے واقعات جو سندھ میں ہوئے تھے وہ دکھائے گئے تھے۔ یہاں اس وقت نہ کوئی جان محفوظ تھی اور نہ حکومت کے بس میں کوئی بات تھی۔ مجھے اس بات پر اعتراض ہے کہ بی بی سی نے یہ فلم اس

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۹۷ میں خولہ نبیلہ بنت میاں برکت علی صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے زیور طلائی ۳ ۱/۲ مالیتی /۱۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ ۔ خولہ نبیلہ بنت برکت علی احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد

مسل نمبر ۲۸۹۹۸ میں نعمی خان بنت محمد خان قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ زیور طلائی ۴ ۱/۲ تولہ ۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ نعمی خان بنت محمد نعمان صاحب احمدیہ منزل وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ وزیر آباد

مسل نمبر ۲۸۹۹۹ میں ثمینہ زاہد زوجہ میاں زاہد احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ زیور طلائی ۳۰ تولہ مالیتی ---- اس وقت مجھے مبلغ /۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ ۔ ثمینہ زاہد زوجہ میاں زاہد احمد احمدیہ منزل وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد ۔

مسل نمبر ۲۹۰۰۰ میں شاہدہ شعیب زوجہ شعیب احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم /۱۰۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۱۵ تولہ مالیتی /۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ ۔ شاہدہ شعیب زوجہ شعیب احمد احمدیہ منزل وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد

مسل نمبر ۲۹۰۰۱ میں عامرہ محمود زوجہ میاں محمود احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند /۶۰۰۰ روپے ۔ (۲) زیورات طلائی ۱۲ تولہ مالیتی ---- اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ عامرہ محمود زوجہ میاں محمود احمد صاحب احمدیہ منزل وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد ۔

مسل نمبر ۲۹۰۰۲ میں حمیرا باسط بنت گلزار احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی /۷۰۰۰ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ ۔ حمیرا باسط بنت گلزار احمد وزیر آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبشر احمد سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزم منظور احمد طارق ابن مکرم مبارک احمد خالد صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ کا مورخہ ۲۰ جولائی ۹۳ء کو فضلِ عمر ہسپتال میں ناک کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب پتوکی بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔

○ مکرم امان اللہ صاحب حلقہ وحدت کالونی کی والدہ محترمہ کا سروس ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب آف وزیر آباد گذشتہ کئی دنوں سے بیمار ہیں ٹیسٹ کروانے پر معلوم ہوا ہے کہ LIVER کے پچھلی طرف CYST ہے جو تکلیف کا باعث ہے۔ وہ سروسز ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہے۔

○ مکرم میجر ریٹائرڈ منظور احمد صاحب ساہیوال اور انکی اہلیہ صاحبہ گذشتہ دنوں سے نہایت خطرناک ڈائریا میں مبتلا ہو گئے تھے حالت تشویشناک ہو گئی تھی اور ہسپتال میں زیرِ علاج رہے۔ نیز مکرم میجر صاحب کو بندش پیشاب کی تکلیف بھی ہو گئی۔ اگرچہ اب ہسپتال سے واپس آ گئے ہیں مگر کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال حال اوسلو ناروے بعارضہ ہارٹ اٹیک بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ محترمہ نسیمہ عرفانی صاحبہ بنت مکرم شیخ محمود احمد عرفانی صاحب کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ آپ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی (رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی پوتی تھیں۔

○ مکرم چوہدری غلام علی صاحب بھٹی موضع چک سیماں والی ننگل کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ حال مقیم ۹/۲ دار العلوم غربی ب بقضائے الٰہی مورخہ ۸ جولائی ۹۳ء کو وفات پا گئے۔ گولبازار بیت المہدی کے سامنے مکرم مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

○ محترمہ النوری بیگم صاحبہ زوجہ محترم راؤ محمد اکبر خاں صاحب آف گنگا پور امیر حلقہ ۹۶ سرکل ضلع فیصل آباد مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ ۳۰ جون ۹۳ء کو انتقال فرما گئیں۔ آپ بفضل تعالیٰ موصیہ تھیں۔ یکم جولائی کو بعد فجر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور محترم مولانا ہی نے بعد از تدفین دعا کروائی۔ آپ محترم راجہ منیر احمد صاحب مربی سلسلہ مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی خوشدامن تھیں۔

○ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب بھٹی ابنِ مکرم محمد یار صاحب عارف مورخہ ۱۲ جولائی کو سرگودھا میں وفات پا گئے تھے۔ عام قبرستان نمبر ۱ ربوہ میں ۱۳ جولائی کو ان کی تدفین ہوئی۔

○ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم نتھو خان صاحب مورخہ ۳ اپریل ۹۳ء بعمر ۱۰۰ سال بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئیں آپ کی میت ۴ اپریل کو لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ یہاں آپ کا جنازہ بعد ظہر بیت المہدی گولبازار میں مکرم صلاح الدین صاحب ریٹائرڈ صوبیدار نے پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر مربی سلسلہ مکرم رانا محمود احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم لطیف احمد عارف صاحب وصیت نمبر ۱۶۹۹۱ نے فیکٹری ایریا ربوہ سے ۱۹۶۳ء میں وصیت کروائی تھی۔ اگر کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو ان کے ایڈریس سے دفتر وصیت کو مطلع کریں اگر موصیہ خود پڑھیں تو جلد از جلد دفتر سے رابطہ کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بقیہ: صفحہ ۱

میں ہائیکورٹ کے جج جناب جسٹس غلام سرور کے ہاتھوں یہ اعزاز انہیں دیا گیا ہے یہ ایک سالہ ڈپلومہ ایل ایل بی کے بعد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔ امسال انہوں نے ایم اے پولٹیکل سائنس کا امتحان بھی دیا ہے۔ وہ اس میں اعلیٰ کامیابی کیلئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست بھی کرتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۳

مکرم سید محمد وارث شاہ صاحب (ماڈل کالونی ۔ کراچی)
مکرم عبد المالک خان صاحب (ماڈل کالونی کراچی)
مکرم نصیر احمد صاحب راجپوت (عزیز آباد کراچی)

اللہ تعالیٰ تمام شرکاء امتحان انصار کو یہ علمی سرگرمیاں مبارک کرے۔ نیز دعا ہے کہ آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ ان مرکزی پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق ملتی رہے۔

نوٹ:۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ امتحان سہ ماہی دوم ۹۳ء کے حل شدہ پرچے موصول ہوتے ہی مرکز کو ارسال کر دیں۔ شکریہ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۵

وقت کیوں دکھائی۔ بیرونی ممالک سے آنے والے پاکستانیوں کو اس سے دھچکا پہنچے گا اور وہ سمجھیں گے کہ یہاں خطرہ ہے اور بدامنی ہے۔ اگر بی بی سی کے اس وقت دکھانے کے لئے کچھ نہیں تھا تو وہ کم از کم اس فلم کو اپ ٹو ڈیٹ کر لیتی اور اس بات کا اعتراف کرتی کہ وہاں پر فوجی ایکشن بہت کامیاب رہا ہے اور سندھ میں زندگی نارمل ہو گئی ہے۔

ہم ایسی باتوں کو بغیر نوٹس لئے نہیں جانے دے سکتے اور یہ اس لئے بھی کہ اسے ساری دنیا میں دکھایا گیا ہے۔ یہ کوئی عجیب بات بھی نہیں ہے۔ بی بی سی نے صومالیہ کے متعلق جو رپورٹ پیش کی تھی۔ اس میں دیانتداری مفقود تھی اور وہ معروضی بھی نہ تھی۔ وہاں ہمارے فوجی اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اقوام متحدہ کی قیام امن کی کوششوں میں مصروف کار ہیں۔ وہ ایک مسلمان ملک ہے اور خانہ جنگی کی زد میں ہے۔ ہماری وزارت خارجہ اور ہمارے ہائی کمیشن لندن کو چاہیئے کہ وہ اس معاملے میں بی بی سی سے گفت و شنید کرے۔

ڈش انٹینا کے متعلق احتیاطی تدابیر

۱۔ کسی ایکسپرٹ سے استعمال کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں۔
۲۔ ڈش انٹینا فٹ ہونے کے فوراً بعد سٹینڈ کی فاؤنڈیشن بنوالیں۔
۳۔ آندھی کے آثار دیکھیں تو ڈش کا رُخ آسمان کی طرف کر دیں۔
۴۔ L.N.B کے کنکٹر پر ٹیپ لپیٹیں تاکہ پانی اندر نہ جاسکے۔
۵۔ سکریو وغیرہ چیک کر لیں کہ ڈھیلے نہ ہوں۔
۶۔ آہنی حصوں کو سال میں کم از کم ایک دفعہ روغن کروالیں۔
۷۔ ریسیور آن ہونے کی صورت میں کنکٹرز کو نہ چھیڑیں۔

میسرز
ٹی وی پوائنٹ
فیصل آباد
فون نمبر:۔ ۳۰۸۰۶ فیکس:۔ ۶۱۰۱۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۶ جولائی۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ نگران وزیراعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ انتخابات شیڈول کے مطابق ہونگے التوا کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے آزادانہ اور منصفانہ انتخاب کرائیں گے جنہیں تمام سیاسی جماعتیں منصفانہ تسلیم کریں اس طرح منتخب ہونے والی حکومت کو ۵ سال کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ بنک یا آئی ایم ایف کے کہنے پر روپے کی قیمت کم نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ روپے کی قیمت میں کمی سے قیمتیں نہیں بڑھیں گی۔

○ مسلم لیگ نواز شریف گروپ نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات اکٹھے کرانے کی تجویز مسترد کر دی ہے مرکزی مجلس عاملہ نے بلدیاتی ادارے نہ توڑنے اور شناختی کارڈ کی پابندی برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے صدر مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ہم جماعت اسلامی کو خوش آمدید کہنے کو تیار ہیں۔

○ ڈسکہ سے ساڑھے تین کلومیٹر دور موضع بھوپال والا میں نالہ ایک پر گاؤں کے دو حصوں کو ملانے والا لکڑی کا پل ٹوٹ جانے سے ۱۲ افراد ہلاک ہو گئے مرنے والوں کی صحیح تعداد کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ لوگ سیلاب میں بہہ کر آنے والی نعش دیکھنے کے لئے پل پر بڑی تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔

○ قائمقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ ہم ایسے انتخابات کرانا چاہتے ہیں جن کے نتائج پر کوئی دھاندلی کا دھبہ نہ لگا سکے۔

○ پنجاب اسمبلی کے گمشدہ صدر چوہدری حبیب اللہ اچانک گھر واپس پہنچ گئے انہوں نے سابق وزیراعلیٰ منظور وٹو سے ملاقات کی اور صوبائی اسمبلی کے سپیکر سے بھی رابطہ کیا۔ ۵۵ دن گذرنے کے بعد واپس آنے پر انہوں نے کہا کہ انہیں کسی نے اغوا نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنی مرضی سے منظر سے ہٹ گئے تھے۔ بل فائیٹ میں اب دونوں "بل" بے ہوش ہو کر گر پڑے ہیں تو میں واپس آگیا ہوں۔

○ اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمیشن کے ایک اہلکار کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ایک ہفتہ کے اندر ملک سے باہر جانے کا حکم دے دیا گیا۔ بھارت نے بھی پاکستانی ہائی کمیشن کے ایک اہلکار کو ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے

○ سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ روپے کی قیمت میں کمی کی ذمہ دار بے نظیر بھٹو ہیں۔ انہوں نے منفی اور انتشار پسندی کی سیاست سے ملک کو اقتصادی تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے انہوں نے کہا کہ منشیات اور کرپشن کی کمائی سے الیکشن لڑنے اور سیاست کو یرغمال بنانے کی رسم بینظیر نے ڈالی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ روپے کی قیمت میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ سابق حکمرانوں نے معیشت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اوپن سکائی پالیسی ختم کی جائے انہوں نے کہا کہ ۶ اکتوبر کو ہم جمہوریت دشمنوں کا خاتمہ کر دیں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ موجودہ نگران حکومت غیر آئینی ہے آئین میں اس کا کوئی ذکر نہیں

سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نگران انتظامیہ کی غیر جانبداری سے جانبداری ٹپک رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے مطالبے پر مرکزی حکومت کے غیر متعلقہ افراد کی تبدیلی کی بجائے صوبائی انتظامیہ پر توجہ دی جائے۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہم پی ڈی اے سے اپنی شرائط پر اتحاد کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب اے پی سی کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ ہم اتفاق لیگ کے سوا ہر کسی سے اتحاد کر سکتے ہیں

○ سابق صدر غلام اسحق خان فی الحال ایوان صدر ہی میں رہیں گے۔ وسیم سجاد سندھ ہاؤس کو ایوان صدر کے طور پر استعمال کریں گے۔ مسلم لیگ نے مطالبہ کیا ہے کہ سابق صدر ایوان صدر خالی کر دیں۔

○ نگران وزیراعظم نے کہا ہے کہ قرضے واپس نہ کرنے والوں کو الیکشن لڑنے سے روکنے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔

○ نگران حکومت نے تمام جعلی ووٹ منسوخ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ پی ڈی اے نے ۹۱ حلقوں سے جعلی ووٹوں کی تنسیخ کے لئے پٹیشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ حکومت نے پبلک ٹرانسپورٹ سکیم کو بہتر بنانے کے لئے ہر طرح کی گاڑیوں کی مزید بکنگ معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اگر نواز شریف کے منظور نظر افسران تعینات کئے گئے تو الیکشن میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ بھی کر سکتے ہیں۔

○ ڈیرہ اسماعیل خان میں بارش اور سیلاب نے تباہی مچا دی۔ متعدد دیہات زیر آب آ گئے۔ فصل تباہ ہو گئی۔ دس مربع میل کے علاقے میں ۶ سے بارہ فٹ تک پانی کھڑا ہے

○ وزیر اطلاعات مسٹر نثار میمن نے کہا ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تمام پارٹیوں کو مساوی وقت دیا جائے گا۔

○ سابق وزیراعظم نواز شریف ۱۷ اگست سے سندھ کا دورہ کریں گے

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے انکشاف کیا ہے کہ سابق وزیراعظم نواز شریف کابینہ کی بجائے اپنے فیصلے اباجی سے پوچھ کر کرتے تھے۔

○ مسٹر آصف علی زرداری نے دعویٰ کیا ہے کہ نواز شریف کا گروپ قومی اسمبلی کی ۵۰ سے زیادہ سیٹیں نہیں جیت سکتا

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔ امتحانات کے بعد بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے۔ آپ کے کام آئے گا۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر منظور شدہ ربوہ

○ امیر جماعت اسلامی نے اعجاز الحق کو بھی جواب دے دیا ہے۔ اعجاز الحق نے نواز شریف کو مذاکرات کی ناکامی سے آگاہ کر دیا ہے۔

○ بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں صدر راج کی مدت مزید بڑھا دی ہے مدت میں ایک سال کا اضافہ کرنے کے لئے بھارتی آئین میں ترمیم کی جائے گی۔ ایک سال کے اندر ریاست میں الیکشن کرانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے

○ اقوام متحدہ کی ایک ٹیم عراق میں میزائیلوں کی تجربہ گاہوں پر کیمرے نصب کرنے کے لئے عراق پہنچ گئی ہے۔

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ایئر کنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ۔ لاہور
فون: ۷۲۲۳۲۲۸
۳۵۷۳۰۹

کیوریٹو سسٹم

ے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟

لٹریچر مفت

ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

پتہ

دانت اچھے صحت اچھی

دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لادیں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون: 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ❖ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں